نظرات

۱۴ر اگست ——— ایک تاریخ ساز دن ہے۔ یہ دن مسلمانانِ ہند کی اُمیدوں آرزوؤں اور امنگوں کا ترجمان ہے۔ اس دن برصغیر پاک و ہند کے مسلمان لیلائے آزادی سے ہمکنار ہوئے اور پاکستان ایک عظیم اسلامی مملکت کی حیثیت سے دنیا کے نقشے پر اُبھر آ گویا یہ دن قیام پاکستان کی نوید کا پیامبر ہے اور اپنے ساتھ ہر سال مسرت و بہجت کے علاوہ الم و اضطراب کی سوگوار یادیں بھی لے کر آتا ہے۔ اس دن کی تاریخ مسلمانوں کی چودہ سو سالہ ایمان پرور اور بصیرت افروز سرگزشت پر محیط ہے کہ جب فاران کی چوٹیوں سے اسلام کا آفتابِ جہاں تاب طلوع ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی کرنیں کفر و شرک کی اتھاہ گہرائیوں میں پھیل گئیں۔ گلزارِ ہستی میں اجالے مسکرانے لگے اور ہر طرف پرچم اسلام لہرانے لگا۔ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ واقعات شاہد ہیں کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد برصغیر کے مسلمان اپنی عظمتِ رفتہ کی بحالی کے لیے دوبارہ متحد و منظم ہونے لگے اور پھر یہ تحریک منزل بہ منزل بڑھتے بڑھتے ۱۹۴۷ء میں ایک نئے دور میں داخل ہو گئی۔ ۱۴ر اگست کو پاکستان معرضِ وجود میں آیا اور مسلمانانِ ہند اپنے لیے ایک الگ خطۂ زمین حاصل کرنے میں کامیاب و کامران ہو گئے۔

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ پاکستان دنیا کی واحد مملکت ہے، جو ایک نظریہ کی بنیاد پر قائم کی گئی اور بالآخر قائد اعظم اور دیگر مشاہیر اسلام کے دو قومی نظریہ کو ایک حقیقت تسلیم کر لیا گیا۔ دراصل یہ نظریہ اسلام کے ان ہی مبادیات کا ایک حصہ ہے جس کی تبلیغ کے لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے اور اسی نظریہ کے تحت ہندوستان کی تقسیم عمل میں آئی اور مسلمانوں نے خطہ سرزمین پاک حاصل کیا۔ تاکہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنا کردار موثر طریق سے ادا کر سکیں اور یہ واضح کر سکیں کہ ان کا ملی تشخص غیر مسلم اقوام کے مقابلے

میں ہر اعتبار سے بالکل مختلف ہے۔ اپنے منفرد ملی تشخص اور اسلامی اقدار کے داعی ہونے کی حیثیت سے مسلمانانِ ہند نے آزادی کی خاطر مال و متاع کی قربانیاں دیں، ترک وطن کے ساتھ معصوم بچوں، باعظمت بوڑھوں، یا ہمت نوجوانوں اور عفت مآب بہو بیٹیوں کا بے دریغ خون بہا۔ تب جا کر پاکستان آزاد ہوا۔ یہ خونچکاں داستان اب تاریخ کا ایک باب بن چکی ہے۔

پاکستان کو آزاد ہوئے ۲۹ برس ہونے کو ہیں۔ قوموں کی آزادی کی تاریخ میں ربع صدی سے زیادہ یہ کوئی کم مدت نہیں ہے۔ اس عرصہ میں ہم نے کیا کھویا اور کیا پایا ـــــــ؟ اس کا جواب آسان ہے اور مشکل بھی۔ تاسیس ملک کے بعد ہم سیاسی اور معاشی طور پر خلفشار اور انتشار کا شکار رہے۔ بنابریں ہمیں تین خوفناک جنگوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران ہماری معیشت بُری طرح متاثر ہوئی اور ترقی و خوشحالی کی رفتار میں بہت زیادہ کمی آگئی۔ اس ترقی معکوس کی ایک اہم وجہ یہ بھی تھی کہ ہمارا ملک جمہوریت سے محروم تھا۔ لیکن اب خدا کا شکر ہے کہ ہم ایک طویل عرصہ کے بعد عوامی جمہوریت کے دور سے گذر رہے ہیں اور عوام کے منتخب نمائندے ایک ایسا انقلابی آئین تیار کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں جو عوامی بھی ہے اور جمہوری بھی اور سب سے بڑھ کر اس آئین کی تدوین اسلامی اقدار کے عین مطابق عمل میں آئی ہے۔ یہ آئین نظریہ پاکستان کا امین ہے اور اس کی روشنی میں آج پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی جمہوریہ کہلانے کا مستحق ہے۔ اس آئین میں ۱۴ اگست اور تحریک پاکستان کی حقیقی روح بیدار نظر آتی ہے۔ اس آئین میں پاکستانی اقلیتوں کو بھی تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔ موجودہ عوامی حکومت اس آئین کے موثر نفاذ اور عملدرآمد میں کوشاں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کا ہر شہری خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم، اس آئین کے احترام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے۔

۱۴ اگست ـــــ احتساب و مواخذہ اور فکر و تدبر کا دن بھی ہے۔ ہمیں اس دن کی یاد تازہ کرتے ہوئے اپنے انفرادی کردار کا جائزہ لینا چاہیئے اور یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ معاشرہ میں اجتماعی حیثیت سے ہمارا کردار کیسا رہا ہے۔؟ کیا آزادی کے تقاضوں کو ہم میں سے ہر فرد نے پورا کیا ہے؟؟ کیا ملک و ملت کے لیے ہم نے کوئی خدمت انجام دی ہے؟؟؟ اگر ہمارا جواب نفی میں ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم خسارے میں ہیں اور ہم آزادی کے فیوض و برکات سے کامل طور پر متمتع نہیں ہوئے ـــ ہمیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ پاکستان کی آزادی ایک واضح نصب العین کی ترجمان ہے۔ اس آزادی

کا تحفظ قومی ترقی اور ملکی خوشحالی اور استحکام ہے۔ ہم ہی اس آزادی کے امین ہیں اور ہمیں ہر لحظہ اس امانت کی حفاظت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نئی حج پالیسی

ارکانِ اسلام میں حج ایک اہم رکن اور مقدس فریضہ ہے۔ حج سے متعلق مناسک و احکامات، قرآن حکیم کی تعلیمات اور حضور رسالت مآبؐ کے ارشادات کے تابع ہیں۔ حج کی فضیلت محتاج تشریح نہیں، ہر فرزند توحید اس کی عظمت و رفعت سے آگاہ ہے۔ نماز پنجگانہ جہاں مقررہ اوقات میں شب و روز اللہ کے حضور سربسجود ہونے کا ایک مقدس عمل اور فرض ہے وہاں روزہ — بھوک پیاس، زکوٰۃ — مال کی قربانی اور حج بیت اللہ میں یہ درس عمل مضمر ہے۔ کہ اسلام میں جب کبھی غریب الوطنی یا غریب الدیاری کا موقع آئے تو کلمۃ الحق کے شیدائیوں کو پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ ہر سال لاکھوں فرزندانِ توحید یہ فریضہ ادا کرتے ہیں۔

حج بیت اللہ کی خواہش اور حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی تڑپ ایمان کا جزو لاینفک ہے، ہر فرزند توحید کا قلب اس خواہش کی تکمیل اور اس تڑپ کے قرار کا منتظر رہتا ہے۔ حکومتِ پاکستان کی طرف سے مذہبی امور کے وفاقی وزیر جناب مولانا کوثر نیازی نے اس مہینے نئی حج پالیسی کا جو اعلان کیا ہے وہ اسلامیان پاکستان کی خواہشات اور توقعات کے عین مطابق ہے۔ اس اعلان کی رُو سے امسال ۴۳ ہزار خوش نصیب مسلمانِ پاکستان سے فریضہ حج ادا کرنے جائیں گے۔ حکومت نے اس ضمن میں ۳۵ کروڑ روپے کا زرمبادلہ مختص کیا ہے۔ نئی حج پالیسی کے اہم نکات یہ ہیں:۔

- ہوائی جہازوں اور بحری جہازوں کے کرایہ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ ہوائی جہاز کا کرایہ ۴۴۴۲ روپے ہوگا جبکہ بحری جہاز کے کرائے خوراک سمیت یہ ہوں گے۔

(الف)	درجہ اوّل	۲۷۶۴ روپے
(ب)	درجہ دوم	۲۴۶۴ روپے
(ج)	عرشہ	۱۹۶۴ روپے

- زرمبادلہ کی حد بڑھا دی گئی ہے۔ عرشہ کے مسافروں کو چھ سو ڈالر اور دوسرے درجے کے